ہفتہ وار رسالہ: 342
WEEKLY BOOKLET-342

سلسلہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے دسویں پیر و مرشد کا تذکرہ، بنام

فیضانِ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات 25

پیشکش:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

فیضانِ سَری سَقَطی رحمۃ اللہ علیہ

دعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 25 صفحات کا رسالہ **"فیضانِ سَری سَقَطی"** پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے اولیا کی غلامی اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما کر ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مَکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لیے وَیْل یعنی ہلاکت ہے جسے قیامت کے دن میری زیارت نصیب نہ ہو۔ حضرتِ بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! وہ کون ہے جسے آپ کی زیارت نصیب نہیں ہو گی؟ ارشاد فرمایا: وہ بخیل یعنی کنجوس ہے۔ عرض کی: بخیل کون ہے؟ فرمایا: بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر دُرود نہ بھیجے۔ (افضل الصلوات علیٰ سید السادات، ص45)

حشر کی تیرگی، سیاہی میں نور ہے، شمعِ پُرضیا ہے دُرود
چھوڑیو مت درود کو، کافیؔ! راہِ جنّت کا رہنما ہے درود
(دیوانِ کافی، ص23)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

ہم نے تیری خاطر شرابی کا دل دھو دیا

سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے ایک عظیم بزرگ کہیں سے تشریف لے جا رہے

تھے کہ راستے میں ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نشے کی حالت میں زمین پر پڑا تھا اور اُس کے منہ سے شراب بہہ رہی تھی اور اس حالت میں بھی اس کے منہ سے "اللہ اللہ" کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: یااللہ پاک! یہ بندہ ایسی حالت میں تیرا ذکر کر رہا ہے جو تیری شان کے لائق نہیں، پھر آپ نے پانی منگوایا اور اُس کا منہ دھو کر چلے گئے۔ جب اس شخص کو ہوش آیا تو لوگوں نے اسے بتایا کہ زمانے کے مشہور ولیُّ اللہ حضرت سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ تشریف لائے تھے۔ تجھے اس حالت میں دیکھا تو تیرا منہ دھو کر چلے گئے۔ وہ بہت زیادہ شَرمِندہ ہوا اور اپنے نفس کو مَلامت کرتے ہوئے کہنے لگا: اے نفس! تیری بربادی ہو، اگر تُو اللہ پاک اور اُس کے ولیوں سے بھی حیا نہیں کرے گا تو کس سے کرے گا؟ پھر اس نے شَرمِندہ ہو کر اپنے گناہوں سے توبہ کر لی۔ حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ رات جب سوئے تو خواب میں کسی کی آواز سنی: اے سری! تُو نے ہماری رِضا کے لئے اُس شرابی کا منہ دھویا تو ہم نے تیرے لئے اُس کا دل دھو دیا ہے۔ حضرت سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ جب صبح اُٹھے تو اس آدمی کے بارے میں معلومات کی اور آخر کار اسے ایک مسجد میں نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپ نے پوچھا: اے میرے بھائی! کیسے ہو؟ اُس نے عرض کی: یاسیِّدی (یعنی اے میرے سردار)! آپ میرا حال کیوں پوچھتے ہیں؟ حالانکہ اُس کریم ذات، اللہ پاک نے آپ کو آگاہ فرما دیا ہے کہ اس نے آپ کی وجہ سے میرا دل دھویا اور میری حالت سُدھاری۔ آپ نے پوچھا: تمہیں کس نے بتایا؟ جواب دیا: جس نے اپنے غیر (یعنی مخلوق) سے میرا دل پاک کیا اور مجھ پر اپنے عَفْو و کرم اور رِضامَندی کی بارش برسائی۔ (الروض الفائق، ص245) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی　　بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

وِلادت اور تعارُف

اے عاشقانِ اولیا! شرابی کی زندگی بدلنے والے بزرگ، سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ کے دسویں پیرومُرشد حضرتِ سَری بن مُغَلَّس سَقَطی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ تھے۔ ایک قول کے مطابق آپ 155 ہجری میں بغداد شریف میں پیدا ہوئے۔ آپ کا مبارک نام سَری جس کا مطلب ہے جَوان مرد (یعنی بہادر) اور آپ کی کُنْیت ابُوالْحَسَن ہے۔ آپ شروع میں ''سَقَط (یعنی معمولی اور چھوٹی موٹی چیزیں)'' بیچتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو ''سَقَطی'' کہا جاتا ہے۔ آپ حضرتِ معروف کَرخی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے مُرید اور حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کے ماموں اور استاد ہیں۔ (تذکرۃ الاولیاء، 1 / 246)

اندازِ حیات میں تبدیلی کا سبب

حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ شروع میں بغداد شریف کے بازار میں دوکان پر بیٹھ کر سَقَط فروشی (یعنی پَرچُون کا کام) کرتے تھے۔ ایک دن خواجہ حبیب راعی رحمۃُ اللّٰہِ علیہ آپ کی دکان پر آئے، آپ نے ان کو کچھ چیزیں پیش کیں کہ فُقَرا میں تقسیم کر دیں، انہوں نے فرمایا: خَیَّرَاکَ اللّٰہُ یعنی اللہ پاک آپ کو نیکی کی توفیق دے، بس اُسی دِن سے دنیا آپ کے دل پر سَرد ہو گئی (یعنی دل سے دنیا کا خیال جاتا رہا)۔ (شریف التواریخ، 1 / 499 ملخصًا)

شجرۂ قادریہ رضویہ عطّاریہ میں ذکرِ خیر

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے اپنے ہر مُرید و طالِب کو جو شجرہ شریف پڑھنے کی اجازت عطا فرمائی ہے اُس میں

حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے وسیلے سے یوں دُعا کی گئی ہے:

بَہرِ مَعْروف وسَری معروف دے بے خُود سری

اَلفاظ ومعانی: **بہر:** واسطے۔ **معروف:** بھلائی۔ **بے خُود سری:** عاجزی، فرمانبرداری۔

(اِس شعر میں سلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے نویں اور دسویں پیر ومرشد (یعنی حضرتِ معروف کَرخی اور حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہما) کے وسیلے سے دُعا کی گئی ہے۔)

دُعائیہ شعر کا مفہوم

یا اللہ پاک! مجھے حضرتِ معروف کَرخی رحمۃُ اللہِ علیہ کے واسطے نیکی اور بھلائی عطا فرما اور حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کا واسطہ مجھے عاجزی وانکسار کا پیکر بنادے۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عَرَبی شجرہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے ایک عربی شجرہ شریف، بَصیغۂ دُرود شریف تحریر فرمایا ہے اس میں حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ذکرِ خیر اس طرح کرتے ہیں: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَیْهِ وَ عَلَیْهِمْ وَ عَلَی الْمَوْلَی الشَّیْخِ سَرِیِّ نِ السَّقَطِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ“ اے اللہ پاک تُو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم پر رحمت وبرکت نازل فرما اور حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آل واَصحاب اور ہمارے سردار شیخ سَری سَقَطی رضی اللہ عنہ پر بھی۔

(تاریخ وشرح شجرۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ، ص109)

سب سے بڑا عبادت گزار

مُرشِدی حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی دکان میں ایک پردہ لگایا ہوا تھا جس کے

پیچھے تشریف لے جاکر روزانہ ایک ہزار نفل پڑھتے تھے۔(تذکرۃالاولیاء، 1/ 246)

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ سے زیادہ کسی عبادت گزار کو نہیں دیکھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اَٹھانوے (98) سال کی عمر پائی مگر اِنتقال کے وقت کے علاوہ آپ کو کبھی آرام کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ ایک مرتبہ آپ کے وظائف کا ایک حِصّہ آپ سے رہ گیا تو ارشاد فرمایا: میرے لئے اِس کی قَضا ممکن نہیں (یعنی آپ کی دینی مصروفیات اتنی تھیں کہ رہ جانے والے وظائف پڑھنے کا کوئی فارغ وقت نہیں تھا)۔(سیر اعلام النبلاء، 10/ 149)

ایک جُملے نے زندگی بدل دی

حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک دن بغداد شریف کی جامع مسجد میں بیان فرمارہے تھے کہ ایک مالدار نوجوان بہترین لباس پہنے اپنے دوستوں کے ساتھ آیا اور بیان سننے لگا۔ دورانِ بیان حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: **"حیرت ہے کہ کمزور کیسے قوِی کی نافرمانی کرتا ہے؟"** یہ سُن کر اُس نوجوان کے چہرے کا رنگ تبدیل ہوگیا اور وہ بیان سن کر چلا گیا۔ دوسرے دن وہ حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "کل آپ نے فرمایا تھا کہ حیرت ہے کہ کمزور کیسے قوِی کی نافرمانی کرتا ہے، ذرا اس کا مطلب مجھے سمجھا دیں۔" آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: "مولیٰ سے قوی (یعنی بڑی قوت والا) کوئی نہیں اور انسان سے زیادہ کمزور کوئی نہیں، پھر بھی بندہ اس کی نافرمانی کرتا ہے۔" یہ سن کر وہ نوجوان چلا گیا۔ دوسرے دن وہ پھر حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس کے جسم پر صرف دو سفید کپڑے تھے، اس نے عرض کی: مجھے ربِّ کریم تک پہنچنے کا طریقہ بتا دیجئے، آپ نے فرمایا: "اگر عبادت کرنا چاہتے ہو تو دن کو روزہ رکھو اور

رات کو نوافل میں مصروف رہو۔“(روض الریاحین، ص171بتغیر)

اے عاشقانِ رسول! حضرتِ سَرِی سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی نصیحت اپنے اندر کس قدر سبق رکھتی ہے۔ جب کبھی نفس و شیطان گناہ کرنے کا خیال ذہن میں لائیں کاش! اُس وقت یہ تَصَوُّر ذہن میں سَما جائے کہ جس کی نافرمانی کر رہا ہوں وہ اللہ پاک کس قدر بڑی طاقت والا ہے اگر اُس نے گناہ کرنے پر سزا دی تو مجھ جیسا کمزور انسان کیسے برداشت کر سکے گا۔ اللہ پاک ہمیں اپنی پسند کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

گناہ بے عدد اور جُرم بھی ہیں لاتعداد مُعاف کر دے نہ سہ پاؤں گا سزا یارب

(وسائلِ بخشش، ص78)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

کبھی پاؤں نہ پھیلائے

حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ مسجد میں پاؤں پھیلائے بیٹھے تھے۔ غیب سے آواز آئی: کیا بادشاہوں کی بارگاہ میں یونہی بیٹھتے ہیں ؟ اُس وقت سے جو پاؤں سمیٹے تو تختۂ غُسل ہی پر پھیلے، کبھی سوتے میں بھی نہ پھیلائے۔(سبع سنابل، ص131)

جن کے رُتبے ہیں سِوا ان کو سوا مُشکل ہے

عِلمی مقام و مرتبہ

حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے علمِ حدیث میں بڑے اور مشہور مُحدِّثینِ کرام سے رِوایات سُنیں اوراحادیثِ مُبارَکہ بیان فرمائی ہیں مگر آپ (احتیاط کے پیشِ نظر) بہت زیادہ احادیثِ مُبارَکہ بیان کرنے سے رُکے رہے، اِسی وجہ سے آپ کی رِوایات کم ہیں۔

(حلیۃ الاولیاء، 10/ 131)

گھر سے نہ نکلتا

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر جُمُعہ اور جماعت واجب نہ ہوتی تو میں کبھی اپنے گھر سے نہ نکلتا اور مرتے دَم تک اپنے گھر ہی میں رہتا۔ (بحر الدموع، ص39)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر کوئی ضرورت یا شرعی مجبوری نہ ہو تو فضول گھومنے، پھرنے کے بجائے گھر میں رہنے ہی کے فائدے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: صحابیِ رسول، حضرتِ عُقبہ بن عامر رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! نَجات کیا ہے؟ فرمایا: ﴿1﴾ اپنی زَبان کو روک رکھو (یعنی اپنی زَبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو، نقصان نہ ہو) اور ﴿2﴾ تمہارا گھر تمہیں کِفایت کرے (یعنی بِلا ضَرورت گھر سے نہ نکلو) اور ﴿3﴾ گناہوں پر رونا اختیار کرو۔ (ترمذی، 4/182، حدیث: 2414)

6 فضول کام

مُرشِدی حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ توبہ کرنے والوں کو فرماتے ہیں کہ ہر قسم کی نفسانی خواہش سے مُنہ موڑ کر فُضول کاموں سے بچیں۔ فُضول کاموں سے مُراد یہ چھ 6 کام ہیں: ﴿1﴾ فُضول باتیں کرنا ﴿2﴾ فُضول دیکھنا ﴿3﴾ فُضول چلنا و گھومنا ﴿4﴾ فُضول کھانا ﴿5﴾ فُضول پینا ﴿6﴾ فُضول لباس پہننا۔ (قوت القلوب، 1/367)

واقعی آج کے زمانے میں تنہائی میں ہی بھلائی ہے جبکہ وہ تنہائی گناہوں سے محفوظ ہو کیونکہ اگر تنہائی میں موبائل یا انٹرنیٹ وغیرہ کے گناہوں بھرے استعمال میں مصروف رہے تو ایسی تنہائی بھی جہنّم میں پہنچا سکتی ہے۔ فضول بیٹھکیں گناہوں تک پہنچا دیتی ہیں، ایسے ہی اپنی آنکھوں کو آزاد چھوڑ دینا فضول دیکھنے کا عادی بنانا بدنگاہی تک لے جاسکتا ہے۔

جَلْوَت ہو یا خَلْوَت (یعنی لوگوں میں رہیں یا اکیلے) اللہ پاک اور اُس کے پیارے پیارے آخِری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی یادوں میں گُم رہیں ۔ ذکر و دُرود کریں۔ تلاوتِ قرآنِ کریم کی سعادت پائیں، مَدَنی چینل دیکھیں، علمِ دین حاصل کریں۔ آپ کا وقت بہت ساری نیکیوں میں گزرے گا اور نامۂ اعمال میں ثواب کا اَنبار جمع ہو جائے گا۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہمُ العالیہ لکھتے ہیں: ایسا عالِم کہ جس کی مسلمانوں کو ضرورت ہو اور اُس سے لوگوں کو نَفْع پہنچتا ہو وہ میل جول تَرْک کر کے خَلْوَت (یعنی گوشہ نشینی) اختیار نہ کرے۔ باقی لوگ اگر ماں باپ، اہل و عیال اور دیگر حُقُوقُ الْعِباد کا خیال رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنی اہم دینی و دُنیوی ضَرورتوں سے فارِغ ہو کر بقیہ وَقت تنہائی میں گزاریں (جبکہ تنہائی میں رہنے کے آداب سے بھی واقِف ہوں[1]) تو اُن کیلئے نورٌ علٰی نور (یعنی سب سے بہتر یہی ہے)۔ (غیبت کی تباہ کاریاں، ص264)

دِل میں ہو یاد تِری گوشہ تنہائی ہو — پھر تو خَلوت میں عَجَب اَنجُمن آرائی ہو

(ذوقِ نعت، ص204)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

رات میں عبادت

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اِردگرد بیٹھے تھے کہ آپ ہم سے (بطورِ عاجزی) فرمانے لگے: اے جوانو! میں تمہارے لئے عبرت ہوں، عمل کرو کیونکہ اصل عمل تو جوانی میں ہوتا ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب رات کا اندھیرا چھا جاتا تو مُرشِدی حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ نماز پڑھنے لگتے۔ رات کے پہلے حصے میں آپ پر گریہ (یعنی رونے

---

1 ... لُبابُ الاِحیاء صفحہ 163 تا 165 پر گوشہ نشینی کا بیان پڑھئے۔ اس کا خوب تفصیلی بیان اِحیاءُ العلوم جلد 2 میں ہے۔

کی کیفیت) طاری ہونے لگتی تو اُسے دور کرتے پھر طاری ہوتی پھر دور کرتے پھر طاری ہوتی پھر دور کرتے یہاں تک کہ جب آپ پر گِریہ کا غَلَبہ ہو جاتا تو سِسکیاں لیتے اور رونے لگتے۔
(حلیۃ الاولیاء، 10 / 131، رقم:14761)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! واقعی جوانی بڑی دیوانی ہوتی ہے اس میں نفسانی خواہشات کے غَلَبے کی وجہ سے عبادت ورِیاضت بہت مشکل لگتی ہے۔ نفس و شیطان مکمل زور لگا کر نوجوان کو نیکی کے راستے پر نہ چلنے، سنّتوں پر عمل نہ کرنے اور گناہوں میں مصروف کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ کریم اپنے نیک بندوں اور اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کے صدقے ہمیں اپنی زندگی کے ہر دَور (جوانی، اَدھیڑپن اور بڑھاپے) میں اپنی رِضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی نافرمانیوں اور بُرے دوستوں سے بچائے۔

حیا نہیں ہے زمانے کی آنکھ میں باقی خدا کرے کہ جوانی تِری رہے بے داغ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

چِڑیا قریب آگئی

حضرتِ احمد بن خَلَف رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دن میں حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس آیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں اُس چِڑیا کے بارے میں حیرت انگیز بات نہ بتاؤں جو میرے ہاں آتی اور بَرآمدے کی مُنڈیر پر بیٹھ جاتی۔ میں اس کے لئے روٹی کا چھوٹا سا ٹکڑا لیتا اور اِسے اپنی ہتھیلی میں چُورا چُورا کرتا تو وہ آکر میری انگلیوں کے کنارے پر بیٹھتی اور چُگنے لگتی۔ ایک دن وہ برآمدے میں آئی تو میں نے اس کے لئے روٹی کا ٹکڑا لے کر اپنی ہتھیلی میں چُورا کیا مگر وہ جس طرح میرے ہاتھ میں چُگنے کے لئے آتی تھی، نہیں آئی۔ میں نے اِس راز کے بارے میں غورو فِکر کیا کہ وہ مجھ سے مانوس کیوں

نہیں ہورہی تو مجھے پتا چلا کہ میں نے عُمدہ قسم کا نمک کھایا تھا۔ چنانچہ میں نے دل میں کہا: میں عمدہ نمک کھانے سے توبہ کرتا ہوں، کیا دیکھتا ہوں کہ وہ چڑیا میرے ہاتھ پر آ بیٹھی، چُورا کھایا اور اُڑ کر چلی گئی۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/127، رقم:14741)

اللہ والوں کی بھی کیا شان ہے، کاش! رضائے الٰہی کے لئے ہم بھی اپنے نفس کو قابو کرکے اِسے نیک کام کرنے کا عادی بنائیں۔ اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم تو نفس کی ہر بات میں مُخالَفت کرتے تھے جیسا کہ

ٹھنڈا پانی

حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کا ایک مرتبہ روزہ تھا، طاق (یعنی دیوار میں بنی ایک دراز یا جگہ) میں پانی ٹھنڈا ہونے کیلئے پانی پینے کا برتن رکھ دیا تھا، نمازِ عصر کے بعد مُراقبے میں تھے کہ جنّتی حُوروں نے سامنے سے گزرنا شروع کیا۔ جو سامنے آتی اُس سے پوچھتے: تُو کس کیلئے ہے؟ وہ کسی ایک بندۂ خدا کا نام لیتی۔ ایک آئی، اُس سے بھی یہی پوچھا تو اُس نے کہا: ”اُس کیلئے ہوں جو روزے میں پانی ٹھنڈا ہونے کیلئے نہ رکھے۔“ فرمایا: ”اگر تُو سچ کہتی ہے تو اِس برتن کو گرا دے،“ اُس نے گرا دیا، اِس کی آواز سے آنکھ کھل گئی، دیکھا تو وہ برتن ٹوٹا پڑا تھا۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص30۔ ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص158۔ روض الریاحین، ص53 ملخصاً)

30 سال سے نفس کی مُخالَفت

حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: 30 سال سے میرا نفس اس بات پر جھگڑ رہا ہے کہ میں کھجور کے شِیرے (یعنی رَس) میں ایک گاجر ڈُبو کر کھالوں لیکن میں نے ابھی تک اس کی بات نہیں مانی۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/119، رقم:14693)

اے عاشقانِ اولیا! معلوم ہوا اللہ پاک کے نیک بندے آخرت کی باقی رہنے والی

راحتیں اور نہ ختم ہونے والی نعمتوں کو پانے کے شوق میں اپنے نفس کو قابو کر کے دنیا کی لَذَّتوں کو ٹھوکر مار دیا کرتے ہیں۔

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیّدا کب تک دَباتے جائیں گے

(حدائقِ بخشش، ص157)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

پاکیزہ غذا کھانے کے حوالے سے شہرت

حضرت حسن بزّاز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ حلال و پاکیزہ غذا کھانے، اپنی خوراک کی چھان بین کرنے اور تقویٰ و پرہیز گاری کے حوالے سے اِتنے مشہور تھے کہ اُن کی یہ شہرت حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ تک جا پہنچی، جبھی آپ نے ان کے متعلق فرمایا کہ **"وہ شیخ جو پاکیزہ غذا کھانے کے حوالے سے مشہور ہیں۔"**
(حلیۃ الاولیاء، 10/130، رقم:14760)

تقویٰ کی بہترین مثال

میرے مُرشد، حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے چاہا کہ ایسا لُقمہ کھاؤں جس میں اللہ پاک کی طرف سے پُوچھ گَچھ نہ ہو اور نہ اس میں مخلوق کا مجھ پر کوئی احسان ہو تو مجھے ایسے لقمے تک کوئی راستہ نہیں ملا۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/120، رقم:14694)

ہم ایک دن مکّے سے کسی جگہ کے لئے نکلے، جب جنگل میں ٹھہرے تو میں نے بہتے پانی میں سبزی کا ایک گُچھا دیکھا۔ چنانچہ ہاتھ بڑھا کر اسے لے لیا اور کہا: اَلحمدُ لِلّٰہ! میرے خیال میں یہ حلال تھا اور اس میں کسی مخلوق کا بھی کوئی احسان نہیں تھا۔ جب میں نے اسے

لے لیا تو کسی دیکھنے والے نے مجھ سے کہا: اے ابُو الْحَسَن! میں اس کی طرف مُتَوَجِّہ ہوا تو اس کے پاس بھی اس جیسا سبزی کا گُچّھا تھا، اس نے مجھ سے کہا: وہ دے کر یہ لے لو۔ میں نے کہا: سبزی کا گُچّھا جو میں نے پہلے لیا ہے اس میں کسی کا احسان نہیں ہے اور جو تم دے رہے ہو یہ بدل ہے، شاید تم مجھ پر احسان کرنا چاہتے ہو اور میں تو وہ چیز چاہتا ہوں جس میں نہ مخلوق کا احسان ہو اور نہ اللہ پاک کی طرف سے پُوچھ گَچھ۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/120، رقم: 14695)

کسی کا احسان کیوں اُٹھائیں کسی کو حالات کیوں بتائیں
تمہیں سے مانگیں گے تم ہی دو گے تمہارے دَر سے ہی لَو لگی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

بِزنِس مَیْن ہو تو ایسا ہو

حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ نے باداموں کا ایک "کُرّ" (یعنی اناج کا ایک پیمانہ) 60 دینار (سونے کے سِکّوں) میں خریدا اور اپنے روز کے حساب لکھنے کی کاپی میں اُس کا نَفع تین دینار لکھ دیا، گویا کہ انہوں نے ہر دس دینار پر صرف آدھا دینار نفع لینا بہتر خیال فرمایا۔ کچھ ہی دنوں میں باداموں کا ایک "کُرّ" 90 دینار کا ہو گیا۔ ایک دن کمیشن ایجنٹ (Commission Agent) آیا اور اُس نے بادام مانگے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: لے لو! اُس نے پوچھا: کتنے کے؟ فرمایا: 63 دینار کے۔ وہ بھی نیک لوگوں میں سے تھا، اُس نے عرض کی: اس وقت یہ بادام 90 دینار کے ہو چکے ہیں۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میں نے ایک عَہْد کیا ہے جسے میں ہرگز نہیں توڑ سکتا، لہٰذا میں انہیں 63 دینار میں ہی فروخت کروں گا۔ کمیشن ایجنٹ نے جواب دیا: میں نے بھی اپنے اور اللہ پاک کے درمیان اس بات کا عَہْد کر رکھا ہے کہ کسی مسلمان کو دھوکا نہیں دوں گا۔ اس لئے میں آپ سے یہ بادام 90 دینار میں ہی خریدوں گا۔ آپ رحمۃُ

اللہِ علیہ بھی اپنی بات پر قائم رہے اور فرمایا: میں 63 دینار سے زیادہ میں نہیں بیچوں گا۔ چنانچہ نہ تو اُس ایجنٹ نے یہ بات گوارا کی کہ میں کم قیمت میں خریدوں اور نہ ہی آپ تین دینار سے زیادہ نفع لینے پر راضی ہوئے بِالآخر ان کا سودا نہ بن سکا اور وہ وہاں سے چلا گیا۔

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرتِ علان اَلْخیاط رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جن لوگوں میں ایسی عظیم عادتیں پائی جائیں جب وہ اپنے پاک پروردگار کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں تو اُن کی دعائیں قبول کیوں نہ ہوں۔ اللہ پاک اپنے ایسے نیک بندوں کی دعائیں ضرور قبول فرماتا ہے۔ جو اللہ پاک کا ہو جاتا ہے اللہ پاک اُس کے تمام معاملات کو حل فرمادیتا ہے۔ (احیاء العلوم، 2/102۔ عیون الحکایات، ص 164 ملخصاً) اللہ پاک کی اُن سب پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مرشدی حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے جذبۂ خیر خواہیِ مسلم پہ لاکھوں سلام۔ وہ زمانہ کیسا پیارا اور اس وقت کے لوگ کتنے ایماندار تھے، جبکہ آج بڑا نفسا نفسی کا دَور ہے۔ افسوس صد کروڑ افسوس! آج اپنے مسلمان بھائیوں کی ہمدردی اور خیر خواہی کے جذبے کا گویا جنازہ نکل چکا ہے۔ ضروریاتِ زندگی، کھانے کی اہم اشیا مثلاً گھی، تیل، آٹا، چینی اور دالوں وغیرہ کا اگر ریٹ بڑھ جائے تو دکاندار کی تو گویا عید ہو گئی، پہلے کے ریٹ پر بیچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ تو موجودہ بڑھی ہوئی قیمت سے کچھ روپے کم لینا بھی گوارا نہیں کرتا۔ بعض لوگوں کی بے حِسی اِس حد تک ہوتی ہے کہ اگر ریٹ بڑھنے کی اطلاع مِل جائے کہ فُلاں دن یا فُلاں تاریخ سے اتنا ریٹ بڑھ جائے گا تو وہ چیز کو بیچنا روک دیتے ہیں کہ ریٹ بڑھنے کے بعد زیادہ منافع لے کر بیچیں گے۔ آہ! ایک وہ نیک اور غریبوں کے ہَمدَرد اور

خیر خواہ لوگ ہوا کرتے تھے اور ایک آپ کے حالات ہیں۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے　　　اُمّت پہ تِری آکے عَجَب وقت پڑا ہے

کاش! اللہ پاک ہمارے مُرشد حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے صدقے ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ خیر خواہی اور ہَمدَرْدی کا جذبہ نصیب فرمائے۔ آپ کے اندر جذبۂ خیر خواہیِ مُسلم کس قدر تھا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ ساری مخلوق کا رنج و غم میرے دل پر آجائے کہ وہ سب رنج و غم سے فارغ ہو جائیں۔

(شریف التواریخ، 1/501)

مخلوق پر سب سے بڑھ کر شفیق

ایک بزرگ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے مَشائخ کو دیکھا مگر کسی کو حضرت شیخ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے برابر اللہ پاک کی مخلوق پر شفیق نہیں پایا۔ (شریف التواریخ، 1/513) حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے جذبۂ خیر خواہیِ مسلم کے بارے میں ایک اَور واقعہ پڑھئے اور اپنے اندر بھی اِس جذبے کو پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔

ساری دکان کا مال خیرات کر دیا

حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں 30 سال سے ایک بار اَلحمدُ لِلّٰہ کہنے پر اِستِغفار کر رہا ہوں، عرض کی گئی: وہ کیسے؟ فرمایا: ایک مرتبہ بغداد شریف کے بازار میں آگ لگ گئی، جس کے سبب تمام دُکانیں جَل گئیں، حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی دکان بھی انہیں دکانوں میں تھی، کسی نے آکر مجھے خبر دی کہ آپ کی دُکان نہیں جلی، میں نے کہا: "اَلحمدُ لِلّٰہ"! تو میں 30 سال سے اس بات پر شَرمِندہ ہوں کہ میں نے اپنے فائدے پر مسلمانوں کے نقصان کو اچھا جانا۔ (فوراً آپ کو احساس ہوا کہ گویا دوسروں کے سامان جلنے کا افسوس

نہیں ہوا اور اپنی دکان نہ جلنے پر خوشی ہوئی یہ خوشی کیسی! اس کے کفّارے میں آپ نے) اپنی دکان کی تمام چیزیں غریبوں میں بانٹ دیں۔ (الرسالۃ القشیریہ، ص29)

بُزرگوں کی موجودگی باعثِ برکت ہوتی ہے

حضرتِ حَسَن بزّاز رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ اور حضرت بِشْر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ ہمارے یہاں (بغداد میں) تھے تو ہم یہ اُمید کرتے تھے کہ اللہ پاک اِن بزرگوں کے ذریعے ہماری حفاظت فرماتا ہے پھر اِن دونوں کا انتقال ہو گیا اور حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ موجود تھے تو میں یہ امید کرتا ہوں کہ اللہ پاک حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ذریعے ہماری حفاظت فرماتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء، 10/130، رقم:14759)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ بارگاہِ حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ میں عرض کرتے ہیں:

یا سَری اٰمن اَزْ سَقط در دوسرا اِمْداد کُن (حدائقِ بخشش، ص329)

یعنی اے میرے مُرشد! حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ آپ مجھے کسی دوسرے کے دَروازے پر گرنے سے بچالیجئے، میری مدد کیجئے۔

”یاسَری سَقَطی“ کے 9 حُروف کی نسبت سے
حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے 9 واقعات

﴿1﴾ یااللہ پاک اِنہیں عیادت کا طریقہ سِکھا

حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں طَرَسُوس میں بیمار ہو گیا۔ کچھ ایسے لوگ جن کا آنا مجھے پسند نہ تھا میری عیادت کو آئے اور اتنی دیر تک بیٹھے کہ میں تنگ آ گیا۔

جب وہ واپس جانے لگے تو مجھ سے دُعا کرنے کا کہا تو میں نے ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا مانگی: اَللّٰھُمَّ عَلِّمْنَا کَیْفَ نَعُوْدُ الْمَرْضٰی یعنی اے اللہ پاک! ہم کو عیادت کرنے کا طریقہ سکھا دے کہ مریض کی عیادت کیسے کرتے ہیں۔ (نفحات الانس، ص54) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی عیادت کے واقعات پڑھنے اور عیادت کا دُرست طریقہ جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے رسالہ ”عیادت کے واقعات“ پڑھئے بلکہ ہو سکے تو ہسپتال اور کلینک وغیرہ پر اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم کیجئے۔

﴿2﴾ دُنیا اولیاءَ اللہ کی خادم ہے

حضرتِ سَری سَقَطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بہن ایک بار آپ کے ہاں آئیں تو دیکھا کہ ایک بڑھیا آپ کے گھر میں جھاڑو دے رہی ہے اور وہ روزانہ آپ کے لئے دو روٹیاں لے کر آتی ہے۔ آپ کی بہن نے حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کو یہ بتایا تو حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ نے آپ سے اِس بارے میں بات کی تو آپ نے جواب دیا: اللہ پاک نے دُنیا کو میرا پابند کر دیا ہے تاکہ وہ مجھ پر خرچ بھی کرے اور میری خدمت بھی کرے۔

(جامع کرامات اولیاء، 2/ 88 ملخصاً)

اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

اُنہیں کیا خوف ہو عُقبیٰ کا اور کیا فکر دُنیا کی
جمائے بیٹھے ہیں جو دل پہ نقشہ تیری صورت کا

(قبالۂ بخشش، ص43)

﴿3﴾ اللہ پاک کے نزدیک کامیاب

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: میرے پاس چار دِرہم تھے۔ میں مُرشِدی حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یہ چار درہم میں آپ کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے لایا ہوں۔ انہوں نے فرمایا: بیٹا! خوش رہو، تم کامیاب ہو، مجھے چار درہم کی ضرورت ہے، میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی تھی۔ اے اللہ پاک! چار درہم ایسے شخص کے ہاتھ بھیج جو تیرے نزدیک کامیاب ہو۔ (جامع کرامات اولیاء، 2/89)

اللہ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّین صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿4﴾ اپنا مُحاسَبہ کرنے کا نرالا انداز

حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ (بطورِ عاجزی) فرماتے ہیں: مجھ پر 30 سال سے ایک بیماری چُھپی رہی۔ ہم کچھ لوگ صبح سویرے جمعہ کو جاتے، سب کی اپنی اپنی مخصوص جگہ تھی جو لوگوں میں مشہور تھی ہم وہاں سے کہیں نہ جاتے تھے۔ جمعہ کے دن ہمارے پڑوس میں ایک شخص کا اِنتقال ہو گیا، میں نے چاہا کہ اُس کے جنازے میں شرکت کروں۔ چنانچہ میں نے اس کے جنازے میں شرکت کی، اس بنا پر مجھے جمعہ کے لئے اپنے وقت سے دیر ہو گئی۔ بہر حال میں جمعے کے لیے گیا اور جب مسجد سے قریب ہوا تو میرے نفس نے مجھ سے کہا: اَب لوگ تجھے دیکھیں گے کہ اپنے وقت سے آج دیر سے آیا ہے۔ مجھے بہت بُرا محسوس ہوا تو میں نے اپنے آپ سے کہا: تو 30 سال سے رِیاکار ہے اور تجھے خبر بھی نہیں ہوئی، چنانچہ میں نے اپنی مخصوص جگہ چھوڑ دی [2] اور مختلف جگہوں پر نماز پڑھنے لگا تاکہ

2... مسجد میں کوئی جگہ اپنے لیے خاص کر لینا کہ وہیں نماز پڑھے یہ مکروہ ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، 1/108)

میری کوئی بھی جگہ مشہور نہ ہو۔(حلیۃ الاولیاء، 10 / 129، رقم:14753)

اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّیْن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿5﴾ دعا کی بَرَکت سے 40 حج

حضرتِ علی بن عبدُالحمید غَضَائری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے گھر حاضر ہو کر دَسْتک دی، آپ دروازے کے قریب تشریف لائے تو میں نے سنا کہ آپ دعا کر رہے تھے: اے اللہ پاک! جس نے مجھے تجھ سے غافل کیا تُو اِسے اپنی یاد میں مشغول کر دے۔ وہ کہتے ہیں: اِس دعا کی ایک برکت یہ ظاہر ہوئی کہ میں نے حَلَب شہر (مُلکِ شام) سے پیدل 40 حج کئے۔(الانساب للسمعانی، 9/155)

اللہ ربُّ العزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّیْن صلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿6﴾ عبادت کی توفیق مِل گئی

حضرتِ ابو اسحاق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ علی بن عبدُالحمید غَضَائری رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں سب سے زیادہ عبادت گزار اور کثرت سے مُجاہَدہ کرنے والا پایا۔ وہ دن رات نماز ادا کرتے رہتے تھے لہٰذا میں ان کے نماز سے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا مگر میری ان سے ملاقات نہ ہو سکی تو میں نے ان سے کہا کہ میں اپنے ماں باپ، بیوی بچوں اور اپنے شہر کو چھوڑ کر آپ کے پاس آیا ہوں لہٰذا آپ تھوڑی دیر کے لئے نماز سے فارغ ہو کر مجھے اللہ پاک کا عطا کیا ہوا علم سِکھائیں تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ

نے فرمایا: مجھے حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی دعا ہے، میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو دروازہ کھولنے سے پہلے میں نے انہیں یہ دُعا کرتے ہوئے سنا کہ یااللہ پاک! جو شخص مجھے تیری بارگاہ میں دُعا کرنے سے غافل کرنے کے لئے میرے پاس آیا ہے تُو اِسے اپنی محبت میں مشغول کرکے مجھ سے غافل کردے۔ تو جب میں حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ سے واپس لوٹا تو نماز اور اللہ پاک کے ذکر میں مشغول رہنا میرا پسندیدہ کام بن گیا اس لئے میں اُس نیک بزرگ کی دعا کی برکت سے ان کاموں کے علاوہ کسی چیز کے لئے فارغ نہیں ہوتا۔

حضرتِ ابو اسحاق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ان کی باتوں میں غور کیا تو مجھے ان کی باتیں غمزَدہ دل اور عاجز کرنے والی بے قراری سے نکلتی ہوئی نظر آئیں اور وہ مُسلسل آنسو بہارہے تھے۔ (بحر الدموع، ص 115) اللہ ربُّ الْعِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

(7) حقیقی بندے اور سچّے محبوب

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاں سو رہا تھا کہ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے جگایا اور فرمانے لگے: اے جنید! میں نے دیکھا کہ گویا میں اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا ہوں اور مجھ سے ارشاد فرمایا گیا: ”اے سری! میں نے مخلوق پیدا کی تو سب میری محبت کا دعویٰ کرتے تھے۔ پھر میں نے دُنیا پیدا کی تو نوّے فیصد بھاگ گئے (یعنی دُنیا کی طرف چلے گئے) اور دس فیصد باقی رہ گئے۔ پھر میں نے جنت پیدا کی تو بقیہ میں سے بھی نوّے فیصد بھاگ گئے (یعنی جنّت حاصل کرنے میں لگ گئے) اور صرف دس

فیصد بچ گئے پھر جب میں نے ان پر ذرّہ بھر آزمائش اُتاری تو اس باقی رہ جانے والی تعداد کا بھی صرف دس فیصد بچا اور باقی بھاگ گئے (یعنی میری رِضا پر راضی نہ رہے)۔ میں نے باقی رہنے والوں سے پوچھا: ''نہ تو تم نے دنیا کو چاہا، نہ جنّت طلب کی، نہ ہی آزمائش سے بھاگے۔ آخر! تم کیا چاہتے ہو؟ اور تمہارا مقصود کیا ہے؟'' تو انہوں نے عرض کی: ''ہمارا مقصود تُو ہی تُو ہے، اگر تو ہمارا امتحان لے گا تب بھی ہم تیری محبّت کو نہ چھوڑیں گے۔'' میں نے ان سے کہا: ''میں تمہیں ایسی ایسی مصیبتوں اور آزمائشوں میں مُبتلا کروں گا کہ پہاڑوں کو بھی جن کے برداشت کی طاقت نہیں، تو کیا تم ان پر صبر کرلو گے؟'' انہوں نے عرض کی: ''کیوں نہیں، اے مولیٰ! اگر تُو آزمائش میں مُبتلا کرنے والا ہے تو جیسے چاہے ہمیں آزمالے۔'' (پھر فرمایا:) اے سری! یہی میرے حقیقی بندے اور سچّے محبوب ہیں۔

(الروض الفائق، ص256۔ شعب الایمان، 1/374، حدیث:436 ملخصًا)

اللہ ربُّ العِزّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔

اٰمِین بِجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خوشیوں میں مَسَرّت میں آسائش وراحت میں — اَسرارِ محبّت کا اظہار نہیں ہوتا
وہ عشقِ حقیقی کی لَذّت نہیں پاسکتا — جو رَنج و مُصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش، ص164)

﴿8﴾ مُرشِدی کی احتیاط پہ لاکھوں سلام

حضرتِ علی بن حُسین بن حَرب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کو کھانسی تھی، میرے والدِ محترم نے دوا دے کر مجھے اُن کے پاس بھیجا، انہوں نے فرمایا: اس کی قیمت کیا ہے؟ میں نے کہا: والد صاحب نے مجھے کچھ نہیں بتایا۔ فرمایا: انہیں میرا سلام دینا اور کہنا کہ 50 سال سے لوگوں کو ہم سکھا رہے ہیں کہ وہ اپنے دِین کے بدلے کچھ نہ

کھائیں تو آج کیا ہم اپنے دِین کے بدلے کھالیں گے ؟(حلیۃ الاولیاء، 10/120، رقم: 14700)
حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ کمینہ پَن ہے کہ آدمی اپنادِین بیچ کر کھائے۔
(حلیۃ الاولیاء، 10/120، رقم:14699) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے
حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

﴿9﴾ شکایت کیسے کروں؟

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ
بیمار ہوئے اور میں اُن کی عِیادت کے لئے حاضر ہوا تو میں نے عرض کی آپ کیسا محسوس
کررہے ہیں ؟ فرمایا: میں اپنی تکلیف کی شکایت اپنے طبیب سے کیسے کروں کیونکہ مجھے جو
تکلیف آئی وہ میرے طبیب ہی کی طرف سے ہے (یعنی اللہ پاک ہی کی طرف سے یہ آزمائش
آئی ہے)، پھر میں نے پنکھا اُٹھایا تاکہ اُنہیں ہوا دے سکوں تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: جس
کا پیٹ اندر سے جل رہا ہو وہ بھلا پنکھے کی ہَوا (سے سُکون) کیسے پا سکتا ہے۔ پھر آپ نے
عربی میں کچھ اَشعار پڑھے جس میں یہ بھی تھا: یا اللہ پاک! اگر کسی چیز میں میرے لئے کچھ
راحت ہے تو جب تک میری زندگی تھوڑی سی بھی باقی ہے مجھ پر اس کے ذریعے احسان
فرماتا رہ۔(حلیۃ الاولیاء 10/291، رقم:15270) اللہ ربُّ العِزَّت کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے
ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بجاہِ خاتمِ النّبیّٖن صلّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

مُرید وجانشین کو نصیحت

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے پیر ومرشد، حضرتِ سری سقطی
رحمۃُ اللہِ علیہ نے مجھے دعا دی: اللہ تمہیں حدیث دان بنا کر پھر صوفی بنائے اور حدیث دان

ہونے سے پہلے تمہیں صوفی نہ کرے۔

امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کی اِس دعا کی شرح میں فرماتے ہیں: جس نے پہلے حدیث و علم حاصل کرکے تصوّف میں قدم رکھا وہ کامیاب ہوا اور جس نے علمِ دین حاصل کرنے سے پہلے صوفی بننا چاہا اس نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالا وَالْعِیاذُ بِاللہِ تعالیٰ۔ (شریعت وطریقت، ص20)

عجز و انکسار کی اِنتہا

حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ عاجزی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میں روزانہ اپنی ناک کو کئی بار دیکھتا ہوں کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا چہرہ کالا تو نہیں ہوگیا۔ حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کو فرماتے سنا: میں کسی پر اپنے آپ کو فضیلت نہیں دیتا۔ (حلیۃ الاولیاء،10/ 128،119)

آپ فرماتے ہیں: میری خواہش ہے کہ میں بغداد کے علاوہ کسی اور جگہ انتقال کروں کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میری قبر نے مجھے قبول نہ کیا تو کہیں میں لوگوں کے سامنے رُسوا نہ ہو جاؤں۔ (الرسالۃ القشیریۃ، ص29)

اللہ اکبر! اللہ والوں کی عاجزی مَرحبا صد مَرحبا! بزرگوں نے عاجزی کی اور حدیثِ پاک کے مطابق بُلندی پائی۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللہُ یعنی جو بھی اللہ ربُّ العِزَّت کیلئے عاجزی کرتا ہے اللہ پاک اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔

(شعب الایمان،6/ 276،حدیث:8140۔ مسلم،ص1071،حدیث:6592معناً)

بُزرگانِ دِین رحمۃُ اللہِ علیہم کی عاجزی کا اَثر ہے کہ آج صدیاں گزرنے کے بعد بھی ان کی بُلندی و رِفعت کے چرچے ہیں، ان کی شانیں بیان کی جارہی ہیں اور اِن کے ایصالِ ثواب

کی محفلیں سج رہی ہیں۔ جو درخت پھلدار ہوتا ہے وہ جُھکا ہوتا ہے جبکہ تکبر کرنے، اَکڑنے والے کی مثال کانٹے دار درخت کی سی ہے جو نہ جُھکتا ہے اور نہ اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے، لہٰذا جھک جائیں، عزّت بڑھے گی اور پھل والے بن جائیں گے۔

فخر و غُرور سے تُو مولیٰ مجھے بچانا یارب! مجھے بنا دے پیکر تُو عاجِزی کا
(وسائلِ بخشش، ص178)

توبہ پر اِستقامت پانے کا نُسخہ

مُرشِدی حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: توبہ کرنے والے کو سب سے پہلے گناہ گاروں (یعنی بُروں کی صُحبت) سے دُور ہو جانا چاہئے اور وہ گناہ پر مجبور کر دینے والے ہر کام کو چھوڑ دے نیز نفسانی خواہش پر عمل کرنے کی بجائے اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی سِیرت پر عمل کرنے کو جان سے بڑھ کر عَزِیز بنالے۔ (قوت القلوب، 1/367 ملتقطاً)

سچّی توبہ کی پہچان

حضرت سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: توبۃُ النُّصُوح (یعنی سچّی توبہ) اپنے آپ اور اپنے مسلمانوں بھائیوں کو نصیحت کرنے کے بغیر صحیح نہیں ہوتی کیونکہ جس کی توبہ صحیح ہوتی ہے وہ پسند کرتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی اُس کی طرح (یعنی گناہوں سے توبہ کرنے والے) ہوں۔ (تفسیر ثعلبی، پ28، التحریم، تحت الآیۃ: 8، 9/350)

پرندوں کا قیدی

حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص باغ میں جائے جہاں ہر قسم کے درخت ہوں، ان پر ہر قسم کے پرندے ہوں اور ہر پرندہ جُدا زبان میں اس شخص سے کلام کرے اور کہے: ”اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ الله“ یعنی: اے اللہ کے ولی! تم پر سلامتی ہو۔“

یہ سُن کر اگر اس کا نفس راحت محسوس کرے تو وہ ان پرندوں کا اَسیر (یعنی قیدی) ہے۔ (احیاء العلوم، 1/170)

آخری وقت

حضرت جنید بغدادی رحمۃُ اللهِ علیہ فرماتے ہیں: میں سُنّت کے مطابق ہر تین دن کے بعد حضرت سری سقطی رحمۃُ اللهِ علیہ کی عِیادت کیا کرتا تھا۔ ایک دن میں ان کے پاس آیا تو آپ کا آخری وقت تھا۔ میں آپ کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگا، میرے آنسو آپ کے چہرے پر گِرے تو آپ نے آنکھیں کھولیں اور میری طرف دیکھا۔ میں نے عرض کی: مجھے کچھ نصیحت کیجئے! فرمایا: بُرے لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھنا اور نیک لوگوں کی صحبت کے سبب بھی اللہ پاک سے غافل نہ ہونا پھر آپ رحمۃُ اللهِ علیہ اللہ پاک کا ذکر کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (حلیۃ الاولیاء، 10/129، رقم: 14750)

6 رمضان المبارک 253 ہجری کو اذانِ فجر کے بعد آپ کا انتقال شریف ہوا اور آپ کا مَزار شریف بغداد شریف میں شونیزیہ کے قبرستان میں ہے۔ (تاریخ بغداد، 9/190)

حاشیے میں نام لکھا تھا

مُرشِدی حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللهِ علیہ کے جنازے میں شریک ہونے والے ایک شخص نے کسی رات آپ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: "مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ یعنی اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟" فرمایا: "اللہ پاک نے میری اور میرے جنازے میں شریک ہونے والوں کی مغفِرت فرمادی۔" اس شخص نے عرض کی: "حضور! میں بھی آپ کے جنازے میں شریک تھا۔" تو آپ نے ایک کاغذ نکال کر اس میں دیکھا لیکن اس میں اس کا نام نہ تھا۔ اس نے عرض کی: حضور بے شک میں حاضر ہوا تھا۔ تو آپ نے دوبارہ نظر کی تو کیا دیکھتے ہیں

اس کا نام حاشیے (کاغذ کے کنارے) میں لکھا ہوا تھا۔(تاریخ ابن عساکر،20/198، رقم:2406)

دیدارِ الٰہی

حضرتِ یعقوب بن عبدُ اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں حضرتِ سری سقطی رحمۃُ اللہِ علیہ کو دیکھ کر پوچھا: اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ فرمایا: اس نے مجھے اپنے دیدار کی اجازت عطا فرمائی۔(حلیۃ الاولیاء،9/201، رقم:13694)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

فہرست

اللہ

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا دل خوش کیجئے

حسبِ سابق ذِمّہ داران
کو مکمّل ماہِ رمضان المبارک
کے اعتکاف کیلئے راضی کریں
اور مجھے خوشخبریاں سنائیں۔

978-969-722-616-0
01082469
فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net